ترجمہ وانتخاب
مولانا محمد ادریس سلفی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی۔ مدرس جامعہ سلفیہ

سپّاں دے پُت مِترنئیں بَن دے............

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وفات سے چندروز قبل یہود کو جمع کر کے خطبہ ارشاد فرمایا:

''اور خداوند تجھے (بنواسرائیل) ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام لوگوں میں پراگندہ کرے گا۔ ان قوموں کے بیچ تجھ کو چین نصیب نہ ہوگا اور نہ تیرے پاؤں کے تلوے کو آرام ملے گا۔ تیری جان دبدہے میں اٹکی رہے گی اور تُو رات دِن ڈرتا رہے گا اور تیری زندگی کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔'' (توراۃ، اشثناء باب: ۲۸، فقرہ نمبر ۲۵)

عیسائی مورخ ایڈورڈ ''عطیہ دی عزیز'' صفحہ نمبر 125 کے بقول ترکوں کی پوری تاریخ حکومت میں یہود کے ساتھ رواداری برتی گئی، جبکہ اس وقت یورپ میں ان پر ظلم روا رکھا گیا۔ انگلستان میں بقول ڈاکٹر آرنلڈ ''دعوت اسلام'' صفحہ 93 یہود کا داخلہ تین سو پچاس سال بند رکھا گیا۔ رسول گرامی قدر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقوام وادیان عالم میں سب سے پہلا معاہدہ امن وآتشی یہود سے تحریر فرمایا۔ یہود سے راہ ورسم پیدا کرنے کے لیے قرض کا لین دین، تیمارداری تک فرماتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہودی پڑوسی سے بھی عام مسلمان کی طرح حق پڑوس کا خیال رکھتے۔ مگر

سَپاں دے پُت مِترنئیں بَن دے......... پاویں چلیاں دُدھ پلایئے ہُو

امریکی مصور ''نورمان جرشمان'' نے بیت المقدس شہر کے مغرب میں ایک تصویری نمائش کے دوران حقائق کی عکاسی کرنے والے کچھ ایسے شہ پارے پیش کیے ہیں جنہیں اس نے مغرب وامریکہ کے اسلام

کے خلاف معاندانہ رویے اور اسے ایک ہیبت ناک مذہب ثابت کرنے کے دفاع میں پیش کیا ہے۔

اس نمائش میں اس نے کچھ ایسی زبانی شہادتیں' انٹرویوز اور تصاویر پیش کی ہیں جو اس نے خصوصاً البانیہ سے حاصل کی ہیں۔ جن میں اس کی توثیق ہوتی ہے کہ دوسری عالمی جنگ میں نازی ازم اور دیگر تحریکات سے فرار اختیار کرنے والے سینکڑوں یہودیوں کو وہاں موجود مسلمانوں نے پناہ دی۔

اپنی نمائش' جس کا اس نے نام ''کلمہ حق'' تجویز کیا ہے' ''دوسرا رُخ'' نامی ایک واقعہ کا تذکرہ کرتا ہے۔ جس میں البانوی مسلمانوں نے خطرات مول لیتے ہوئے انسانیت دوست کی بے نظیر تاریخ رقم کی ہے۔

نورمان جو خود ایک یہودی ہے' بیان کرتا ہے کہ مجھے جب اچانک ایک واقعہ سننے میں آیا تو اس کی تصدیق کا عزم کیا تاکہ حقائق سے باخبر ہوسکوں۔ چنانچہ میں نے البانوی مسلمانوں کی طرف چار سال مسلسل سفر اور ملاقاتوں کا پُرکٹھن عرصہ صرف کیا تاکہ دوسری عالمی جنگ کے بعد البانوی مسلمانوں پر سوشلزم کے باعث جو دباؤ اور خوف کی فضا کے بسبب حقائق پس پردہ چلے گئے تھے۔ انہیں سامنے لا سکوں۔ چنانچہ سینکڑوں ملاقاتوں سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی کہ مختلف یورپی ممالک سے نازی ازم کے ستائے ہوئے ہزاروں یہود البانیہ میں داخل ہوئے جنہیں وہاں کے مسلم خاندانوں نے ان کے دشمن کی نگاہ سے چھپایا اور باوقار پناہ کے ساتھ ساتھ ضروریاتِ زندگی مہیا کیں۔ چنانچہ جلے کٹے یہود کے ساتھ انہوں نے معاشی ضروریات کے علاوہ رہائش گاہیں بھی بلا مفاد صرف اسلام کی اس روح کے تحت ہبۃ دے دیں کہ ان کا دین ضرورت مند مقہور مظلوم انسان کی مدد کا حکم دیتا ہے۔ نورمان کہتا ہے کہ اس نمائش کا اصل محرک وہ اسلامی تہذیب کا خوبصورت چہرہ ہے جو مجھے اسلام کے متعلق جاننے سے سامنے آیا۔ جس سے میں ازحد متاثر ہوا۔ نورمان کے بقول ''اسلام'' کے متعلق پے در پے سامنے لائے جانے والے ایسے خیالات جو اسے ایک خوفناک' دہشت گرد مذہب کی صورت بنا کر پیش کر رہے ہیں اور یہ کہ مسلمان گویا مجسمہ خوف ہے' انتہائی غیر درست اور من پسند غیر معقول نتائج ہیں۔

مجھے امریکی وسواس وشبہات کا اچھی طرح علم ہے جب امریکہ اس قدر روس سے خوف میں مبتلا رہتا کہ ان کے خیال میں ان کی ہر چارپائی تلے گویا روسی موجود ہے' جو انہیں جب چاہے' جیسے چاہے تباہ کرسکتا ہے۔

البانوی مسلمانوں کی تصویری شہادتیں اس کی بات غمازی کرتی ہیں کہ ان کا یہود کو محفوظ ہاتھوں میں امن مہیا کرنا ایسے بے نظیر واقعات ہیں جوان کے ہاں اعلیٰ اقدار واخلاق کی دلیل ہیں اور انہیں انسانوں سے وفاداری اور ہم آہنگی پر اُکساتے ہیں۔

نورمان نے وہاں شہادتیں پیش کی ہیں کہ کیسے کیسے دوسری عالمی جنگ کے وقت البانیہ کے حاکم ''مہدی فراشری'' نے نازیوں کو اپنے وطن میں آئے یہود کے نام' پتے اور ٹھکانے مہیا کرنے کی درخواست ٹھکرادی اور اپنی عوام سے اپیل کی کہ پناہ گزیں یہود کی حفاظت ورعایت میں کوئی کسر نہ اٹھار کھیں بلکہ مہدی نے اپیل کی کہ میرے ہم وطنو! یادرکھو اللہ تعالیٰ کے ہاں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد انسان ہونے میں برابر ہیں۔لہٰذا یہودی بچے تمہارے اپنے بچوں کی طرح کھانا اور رہائش گاہ کا حق رکھتے ہیں۔

دُکاندار ...... نورمان کے نزدیک جس گواہی نے اسے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ ایک البانوی دُکاندار ''علی باکیر'' کا واقع ہے۔علی باکیر کا بیان ہے کہ ایک روز میری دُکان کے سامنے نازی فوجیوں کی گاڑی آکر رُکی۔ان کے پاس دیگر افراد کے ساتھ ساتھ یہودی نوجوان اس میں موجود تھا جسے انہوں نے قتل کرنے کے لیے وہاں بند کر رکھا تھا۔میں نے ان فوجیوں کو اتنی دیر کھانے پینے میں مشغول رکھا کہ وہ نوجوان بھاگ سکے۔چنانچہ وہ نوجوان موقعہ پا کر وہاں سے نکلا اور پاس جنگل میں چھپ گیا۔جب فوجی چلے گئے علی باکیر نے اس نوجوان کو تلاش کیا اور پھر دوسال تک اپنے پاس حفاظت اور جگہ دی۔چنانچہ وہ جنگ کے اختتام پر میکسیکو چلا گیا۔وہ یہودی ابھی اسی سال کی عمر میں بقید حیات ہے اور وقتاً فوقتاً اس احسان کی بناء پر علی باکیر کے بچوں سے ملنے آجاتا ہے۔

نورمان نے اس تصویری نمائش کے ساتھ ساتھ مستقبل میں اس ارادہ کا اظہار بھی کیا ہے کہ یہ تصویری نمائش' ویڈیو کی شکل میں بھی سامنے لانے والا ہوں اور بیت المقدس کے اس مغربی جانب ان البانوی پناہ دہندگان اور بقید حیات پناہ حاصل کرنے والے یہود کی ملاقاتوں کا اہتمام بھی کرنا چاہتا ہوں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆